تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار   لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

27/4/98

جلد نمبر4   شمارہ16   12/ تا18/ اپریل95ء   13 تا19 ذوالقعدہ1415ھ   خبرنامہ شعبہ نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان   قیمت فی پرچہ : ایک روپیہ

امت مسلمہ کو خدائی فوجدار بن کر نظام عدل کے قیام کے لئے میدان میں آنا ہو گا   ڈاکٹر اسرار احمد

اسلام کے عادلانہ نظام کا قیام دنیا کی سب سے بڑی ضرورت ہے ۔ مزارعت کے نام سے رائج موجودہ زمینداری نظام حرام مطلق ہے

انسانی حاکمیت کے دعوے دار قدرت کے پیدا کردہ وسائل رزق پر غاصبانہ قبضہ کر کے لوگوں کو محروم کر رہے ہیں

تصادم کے بغیر استحصالی نظام کا خاتمہ نہیں ہو سکتا ۔ ''دیوبند'' شاہ ولی اللہ کے علم کا وارث بن گیا مگر ان کا انقلابی فکر نظر انداز کر دیا گیا

لاہور (پ ر) ۳۱ مارچ ۔ اسلام کے عادلانہ نظام کا قیام دنیا کی سب سے بڑی ضرورت ہے جسے موجودہ ظالمانہ و استحصالی نظام کو ختم کر کے ہی رائج کیا جا سکتا ہے۔ موجودہ استحصالی نظام کو بدلنے کے لئے مفاد پرست طبقات کی مزاحمت کا مقابلہ کر کے اسے ختم کرنا ہو گا۔ جامع مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں نماز جمعہ سے قبل خطاب کرتے ہوئے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ اسلام کی انقلابی تعلیمات کو دنیا کے سامنے بطور نمونہ و مثال پیش کرنے کے لئے ہی پاکستان معرض وجود میں آیا تھا۔ ہمارے علماء کی عظیم اکثریت اسلام کو بطور نظام زندگی پیش کرنے کے بجائے مذاہب و مسالک کی دعوت دینے میں لگی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ علامہ اقبال نے اسلام کی انقلابی تعلیمات کو بڑی جرات کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ علامہ اقبال نے جمہوریت کے موجودہ تصور اور نظام کو شیطانی اور کافرانہ قرار دے کر اس کے استحصالی پہلوؤں اور خباثتوں کو اجاگر کیا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا آج کا مسلمان اسلام کے عادلانہ نظام کے قیام کو فراموش کر کے محض دین کے مذہبی تصور پر قناعت کر کے بیٹھ گیا ہے۔ ظلم کی علمبردار طاقتیں اور مفاد پرست طبقات نظام عدل کے خلاف علم بغاوت بلند کئے ہوئے ہیں۔ اس ظلم اور بغاوت کے خاتمے کے لئے طاقت کے استعمال سے بھی گریز نہ کیا جائے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ ٹکراؤ اور تصادم کے بغیر استحصالی نظام کا خاتمہ ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا طاقت کے حصول کی جدوجہد کے بعد اس نظام باطل کے خلاف علم بغاوت بلند کرنا ہو گا جس کے علاوہ مظلوم کے لئے کوئی چارۂ کار نہیں اور نہ ہی ایسی بغاوت پر اسے مورد الزام ٹھہرایا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ امت مسلمہ کو خدائی فوجدار کی حیثیت سے نظام عدل کے قیام کے لئے میدان میں آنا ہو گا۔ جمہوریت کے نام پر انسانی حاکمیت کے دعوے دار انسانیت کے لئے قدرت کے پیدا کردہ وسائل رزق پر غاصبانہ قبضہ کر کے لوگوں کو ان کے حقوق سے محروم کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نظام خلافت میں کوئی شخص ہو یا طبقہ وہ محض اپنی طاقت اور چودھراہٹ کے بل پر کسی دوسرے کے حقوق پر ڈاکہ نہیں ڈال سکتا۔ نظام خلافت کا قیام درحقیقت عادلانہ نظام کے قیام کے مترادف ہے جو مملکت کے تمام شہریوں کی مکمل کفالت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ دینی طبقے نے اسلام کے عادلانہ اور انقلابی پہلو کو نظر انداز کر کے اسے لادینی سوچ رکھنے والے سیکولر عناصر کے حوالے کر رکھا ہے۔

ملتزم رفقاء کا تین روزہ خصوصی مشاورتی اجتماع

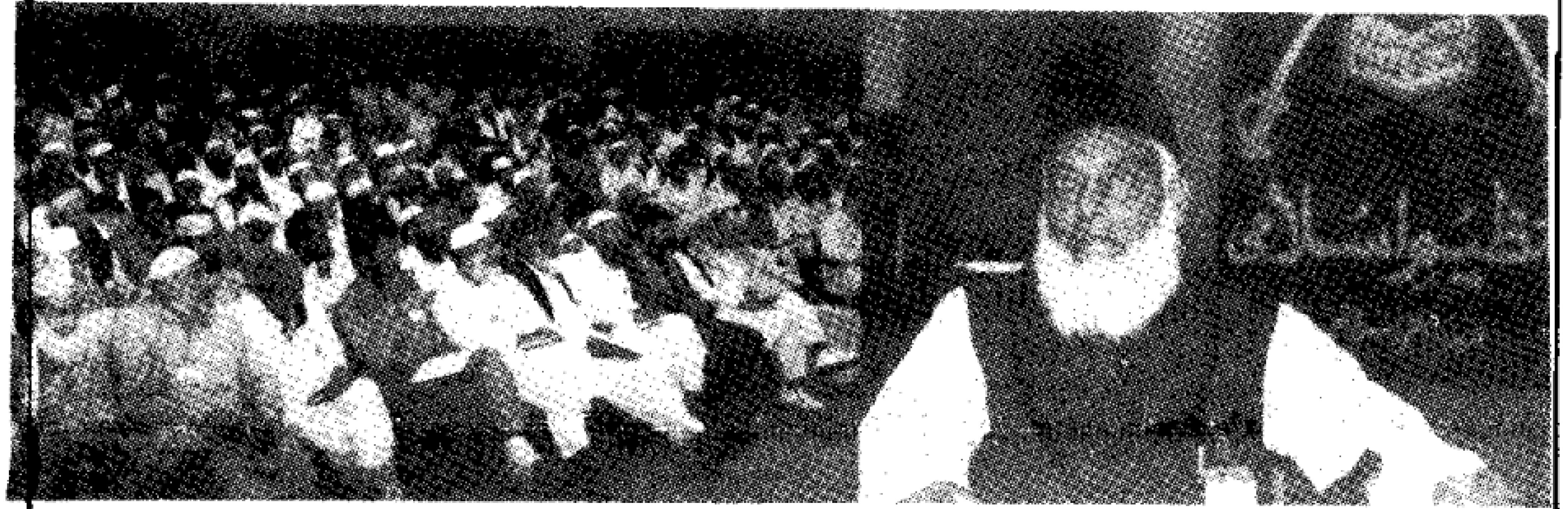

تنظیم اسلامی کے میر کارواں مشاورت کے اجلاس میں ہمہ تن گوش نظر آرہے ہیں

لاہور (پ ر) ۷ اپریل ۔ خالق کائنات کے عطا کردہ عادلانہ نظام کو رائج کرنا امت مسلمہ کا فرض ہے جس سے ہم بحیثیت امت غافل ہو چکے ہیں۔ اسی عادلانہ نظام کے قیام ہی سے انسانوں میں خود آگہی و خود شناسی پیدا ہوتی ہے جس سے وہ اپنے رب کی معرفت حاصل کر کے اس کی بندگی و خلافت کا حق ادا کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ مگر آج امت مسلمہ خود استحصالی نظام کے شکنجے میں جکڑی جا چکی ہے۔ مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں نماز جمعہ سے قبل خطاب کرتے ہوئے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ دور ملوکیت میں اسلام کے انقلابی تصورات میں تبدیلی پیدا کر کے انہیں مسخ کر دیا گیا جس کے نتیجے میں اسلام کا عادلانہ نظام پس منظر میں چلا گیا۔ زمینداری کا موجودہ نظام جو مزارعت کے نام سے رائج ہے' کو امام ابو حنیفہ اور امام مالک دونوں نے متفقہ طور پر حرام مطلق قرار دیا ہے۔ اگرچہ ان کے شاگردوں اور بعض دیگر فقہا نے اسے بعض شرائط کے تحت جائز قرار دیا ہے۔ شاہ ولی اللہ جیسے عظیم عمرانی مفکر نے اس محدود مذہبی فکر کو بے نقاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ زمین اللہ کی ملکیت ہے جو مسجد کی طرح وقف ہے۔ مسجد کی طرح زمین بھی کسی کی ذاتی ملکیت نہیں بن سکتی۔ زمین کو آباد کرنے والا اس سے فائدہ اٹھانے کا حق دار بن جاتا ہے لیکن یہ حق بھی زمین کو تین سال سے زائد عرصے تک بے آباد اور بے کار رکھنے پر ختم ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ دیوبند کا مرکز شاہ ولی اللہ کے علم و فضل کا وارث تو بن گیا مگر ان کے انقلابی فکر اور فلسفہ کو نظر انداز کر کے بھلا دیا گیا۔ شاہ ولی اللہ جیسے عظیم مفکر نے باطل و ظالمانہ نظام کے خلاف موثر آواز اٹھائی۔ اس ظالمانہ نظام کے زیر سایہ ایک طبقے کے پاس دولت کے انبار لگ جاتے ہیں' جس سے وہ عیش و عشرت میں لگ جاتا ہے جبکہ دوسری طرف عوام کی عظیم اکثریت بنیادی انسانی حقوق اور ضرورتوں سے بھی محروم رہ کر فقر و فاقہ اور بدترین غربت و بدحالی سے دوچار ہوتے ہیں۔ تقسیم دولت کا یہ غیر عادلانہ نظام دو دھاری تلوار کا روپ اختیار کر لیتا ہے جس سے ایک جانب عوام کی اکثریت مٹی گارے کے جھونپڑوں سے بھی محروم ہو جاتی ہے تو دوسری طرف ایک طبقہ سنگ مرمر سے آراستہ و پیراستہ محلات نما مکانات میں مزے سے ٹھاٹھ مناتا ہے۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا اس ظالمانہ و استحصالی نظام کے ہوتے ہوئے معاشرے کے افراد میں باہمی اخوت و محبت اور ہمدردی کے جذبات پیدا ہونے کے بجائے نفرت و حسد کی آگ جنم لیتی ہے۔ دولت مند طبقے کی بے جا نمود و نمائش اور مصنوعی' چمک دمک کے لئے دولت کا اسراف محض ایک ''شیطانی دھندہ'' ہے۔ سرکاری خزانہ کسی حکمران کے باپ کی جاگیر نہیں ہوتا کہ وہ اسے پرشکوہ محلات اور ایوان سجانے میں اڑا دے اور یوں عوام کی بہبود کے کام آنے والی دولت کو اپنی شاہ خرچیوں پر لٹانا شروع کر دے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا موجودہ باطل نظام کو ختم کرنے کے لئے سر پر کفن باندھ کر میدان میں نکلنا بہت بڑا جہاد

باقی صفحہ : ۴

تحریک جعفریہ کے قائد علامہ ساجد نقوی کی راولپنڈی میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد سے ملاقات ہوئی جس میں نائب امیر ڈاکٹر عبدالخالق اور ناظم اعلیٰ تحریک خلافت جنرل انصاری صاحب بھی شریک تھے

قارئین ''ندائے خلافت'' توجہ فرمائیں!

''ندائے خلافت'' کی باقاعدہ اشاعت گزشتہ چند ہفتوں سے تعطل کا شکار ہے۔ چنانچہ ۲۹ مارچ کو معمول کے شمارے کی جگہ اخباری ایڈیشن (خبرنامہ) کی اشاعت ہی پر قناعت کی گئی۔ اس بار بھی ''ندائے خلافت'' کے باقاعدہ شمارے کی جگہ ''خبرنامہ'' کو پا کر قارئین کو مایوسی تو ضرور ہو گی لیکن ۲۹ مارچ کے ''خبرنامہ'' کے ذریعے قارئین کو مطلع کیا جا چکا ہے' اس تعطل کا اصل سبب مدیر ''ندائے خلافت'' کی علالت ہے' تاہم اضافی سبب یہ بھی بنا کہ محترم اقتدار صاحب کی علالت سے متصلاً قبل ادارتی شعبے میں ان کے معاون جناب نثار ملک صاحب اپنی بعض ذاتی مجبوریوں کے باعث دو ماہ کی طویل رخصت پر جا چکے تھے۔ یوں مدیر اور معاون مدیر دونوں کی بیک وقت عدم دستیابی پرچے کی اشاعت میں تعطل کا باعث بنی۔

محترم اقتدار صاحب کی ریڑھ کی ہڈی اور پسلیوں کی بائیو آپسی رپورٹ بحمداللہ صاف نکلی اور اس طرح وہ تشویش تو اللہ کے فضل سے رفع ہو گئی جو سرجری سے قبل محسوس کی جا رہی تھی تاہم اس کے بعد سے ان پر شدید کمزوری اور نقاہت کا مسلسل غلبہ ہے جس میں تاحال خاطر خواہ افاقہ نہیں ہوا ہے --- ان کی طبیعت جیسے ہی بحال ہو گی ان شاء اللہ وہ بلا تاخیر پرچے کے لئے بھرپور طور پر سرگرم عمل ہو جائیں گے۔ تاہم اس دوران اگر ندائے خلافت کا باقاعدہ شمارہ شائع نہ کیا جا سکا تب بھی اس کے قائم مقام کے طور پر ''خبرنامہ'' ہم ان شاء اللہ ضرور شائع کرتے رہیں گے جس کے ذریعے قارئین کے ساتھ ہمارا رابطہ برقرار رہے گا۔ قارئین سے التماس ہے کہ محترم اقتدار صاحب کی جلد صحت یابی کے لئے ضرور دعا کرتے رہیں --- ادارہ

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

شرم ہم کو مگر نہیں آتی

جنرل ریٹائرڈ محمد حسین انصاری

چند روز ہوئے کم آمدنی والا ایک شخص دوستوں کی محفل میں درد بھرے انداز میں شکوہ کر رہا تھا کہ اسے اپنے بیٹے کے زخمی ہاتھ کے علاج کے لئے بیس ہزار روپے ادا کرنا پڑے۔ واقعہ یوں تھا کہ ایکسیڈنٹ کے نتیجے میں اس کے بیٹے کے ہاتھ کا انگوٹھا شدید زخمی ہوا اور وہ اسے ایک قریبی پرائیویٹ ہسپتال میں لے گیا۔ سرجن نے اپریشن کیا اور ٹانکے وغیرہ لگا دیئے۔ لڑکا ڈیڑھ دن ہسپتال ہی میں رہا جس دوران دو مرتبہ پٹی کرنا پڑی۔ اس شخص کا اور اس کے احباب کا خیال تھا کہ زیادہ سے زیادہ چار پانچ ہزار روپے کا خرچ اٹھے گا لیکن اس کے ہوش کے طوطے اڑ گئے جب بیس ہزار روپے کا بل اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔ اس نے بیسیوں جاننے والوں کے گھر گھر جا کر جس طرح مطلوبہ رقم جمع کی یہ داستان دکھ اسی کے منہ سے سننے والی تھی۔

مذکورہ بالا واقعہ سے ایک روز قبل راولپنڈی میں ایک معتبر ڈاکٹر نے بتایا کہ آج کل وہاں رواج یہ ہے کہ جو بھی ڈاکٹر اپنے مریض کو سپیشلسٹ ڈاکٹر کے پرائیویٹ کلینک میں علاج کے لئے بھجوائے اسے پانچ صد روپے فی مریض نذرانہ کے طور پر دیئے جاتے ہیں خواہ یہ مریض سرکاری ہسپتال سے بھجوائے جائیں یا کسی مطلب سے۔ سو یہ ہے سپیشلسٹ ڈاکٹروں کے لئے شکار پھانسنے کی فیس تاکہ وہ اعتماد کے ساتھ مریض کی کھال کھینچ سکیں۔

انہی دنوں لاہور میں فیروز والہ جاتے ہوئے راوی پل سے تھوڑا آگے شاہدرہ پل موڑ تا ریلوے پھاٹک جی ٹی روڈ کی حالت زار دیکھ کر شرم سے گردن جھک گئی۔ شاہراہ پر پانی سے بھرے کھڈے اتنے زیادہ اور اتنے گہرے تھے کہ بڑے بڑے ٹرک والے بھی ان سے گزر جانے پر جھینپ رہے تھے۔ کاروں کے گزرنے کا انداز سلطان گولڈن کی شعبدہ بازی سے کمتر نہ تھا اور اس عمل دل آزار میں ناکامی کی صورت میں کار سوار باہر نکل کر اپنی ہلکی سی مسکراہٹ میں یاس و شرمندگی کا منظر پیش کر رہے تھے۔

شاید ہی کوئی دن ایسا ہو کہ جب مقامی روزناموں میں بسوں ویگنوں اور کاروں کے حادثات کے نتیجے میں مسافروں کے بے گناہ موت کے گھاٹ اتارے جانے اور خاصی تعداد میں شدید زخمی ہونے کی خبر نہ ہو۔ ان بیچاروں کے گھر والوں پر کیا گزرتی ہو گی۔ یہ تو وہی جانے جس پہ بیتی ہو۔ ہسپتالوں اور پولیس کے مال خانوں سے لاوارث لاشوں کا حصول اور منہ مانگے بل ادا کرتے ہوئے زخمیوں کو گھر لے جا سکنا ظلم در ظلم سے کم نہیں مگر امراء قوم کا کہنا ہے کہ غریب تو پیدا ہی ظلم سہنے کے لئے ہوا ہے۔ چند روز ہوئے ایک تیز رفتار ویگن لاہور کے راوی پل پر بے قابو ہو کر دریا میں جا گری۔ سات آدمی موقع پر ہلاک اور بیس کے لگ بھگ شدید زخمی ہو گئے۔ ناکارہ گاڑیاں' اناڑی ڈرائیور اور احمقانہ انداز سڑکوں پر خوفناک صورت حال پیدا کئے ہوئے ہیں۔ بے اصولی ہمارا اصول ہے اور قانون شکنی بڑائی کی علامت۔

لاہور میں مال روڈ پر جلی حروف میں پرائمری کلاس سے ہی انگریزی تعلیم دیئے جانے کے بارے میں خوشنما بینر لگے ہیں۔ بادشاہوں کی اس راہ پر گزر کے پانچ سو گز کے اندر مدتوں سے قائم ایک کچی آبادی میں معصوم بچے اپنے اپنے کنبے کی گزر اوقات میں ہاتھ بٹانے کی خاطر کوڑے کے ڈھیروں سے کاغذ اور چیتھڑے جمع کرتے ہوئے قدرت کی عدالت میں اپنے وطن کے چارہ گروں کے خلاف خاموش نالش کرتے ہیں۔ ان کے قریب ہی سے جب خوشحال لوگوں کے بچے موٹر کاروں اور ویگنوں میں خوش و خرم موڈ میں سکولوں کو جاتے ہوئے گزرتے ہیں تو یہ بدنصیب بچے حسرت بھری آہ لیتے ہوئے اپنے رب سے ضرور پوچھتے ہوں گے یا اللہ یہ خوش نصیب بچے کس کی مخلوق ہیں!

مذکورہ بالا محرومیوں اور ان کے علاوہ بے شمار مایوسیوں و محرومیوں کا رونا وطن عزیز کے عوام الناس کے لئے نہ تو نیا ہے اور نہ ہی عارضی مگر یہ ہمارا اپنا ہی تو کیا دھرا ہے۔ ہم نصف صدی سے ایسے نظام کی آبیاری کرتے چلے آئے ہیں جس کا مطمع نظر ہی پیسے کی حکمرانی قائم رکھنا ہے۔ اگر ہم نے اللہ رب العزت کے فرمودہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کردہ نظام کو رائج کرنے میں اپنا رول ادا کیا ہوتا تو موجودہ صورتحال کا سامنا نہ ہوتا۔ ہم نے ہر بار دولت کی چمک ہی کو تخت اقتدار کی زینت بنایا اور ہر بار منتخب نمائندوں نے ہمیں مایوس کیا۔ اس پر ہم انہیں غالب کا یہ مصرع سناتے رہے کہ شرم مگر تم کو نہیں آتی لیکن جب ان جاگیرداروں' سرمایہ داروں اور حرص و ہوس کے ماروں پہ کوئی اثر نہ ہوا تو ہمارے ضمیر نے اندر سے آواز دی کہ شرم تم کو مگر نہیں آتی کہ ہم بار بار ایسے ہی لوگوں کو منتخب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ و پرہیز گاری کو باعث تکریم قرار دیا ہے نا کہ پیسے کو (سورۃ الحجرات: ۱۳) جب تک پیسہ ہمارے ہاں باعث تکریم رہے گا ذلت ہمارا مقدر ہو گی۔

کراچی پاکستان کا "مرد بیمار" بن چکا ہے

محمد سمیع

شاہ ایران کے بعد امریکہ کو علاقے میں ایک Police Woman مل گئی ہے

تاجروں کی ہڑتال ناکام بنانے کے لئے حکومت نے "Gun and Gold" کی پالیسی اپنائی لیکن اس کے باوجود اسے ناکامی ہوئی

کسی بھی متمدن معاشرے میں حکومت لوگوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی محافظ ہوتی ہے۔ اگر وہ اپنے اس فریضہ کی ادائیگی میں ناکام ہو جاتی ہے تو اس کی Credibility مشکوک ہو جاتی ہے۔ ایسے میں جو بھی اس معاشرے میں مسیحا بن کر نمودار ہوتا ہے لوگ اس کے پیچھے دوڑ پڑتے ہیں۔ اج کل کچھ یہی صورتحال صوبہ سندھ کی ---- خصوصا کراچی کے عوام کی ہے۔ کراچی جو پاکستان کا "مرد بیمار" بن چکا ہے۔ یہ بات نہیں کہ بیماری کی تشخیص نہیں ہو سکتی۔ نیک نیتی کے ساتھ غور کیا جائے تو یہ ناممکن نہیں ہے۔ لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ نہ حکومت' نہ اپوزیشن' نہ ہی کوئی سیاسی جماعت حتیٰ کہ وہ جماعت بھی جو کراچی کی بیماری کا اصل سبب بنی' اس میں بھی نیک نیتی کا فقدان ہے۔ ع ورنہ دنیا میں کیا نہیں ہوتا۔ ایسے میں کوئی ہڑتال' کوئی امن مارچ' کوئی کانفرنس حتیٰ کہ آزمائے ہوؤں کے چند میٹھے بول بھی اہل کراچی کو اپنے درد کا درماں محسوس ہونے لگتے ہیں۔ لیکن تاحال ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی کی کیفیت برقرار ہے۔ کوئی بھی جماعت ہڑتال کا اعلان کرتی ہے تو شہر ویران نظر آنے لگتا ہے۔ ان کی جانب سے بھی ہڑتال کی اپیل کامیاب ہو جاتی ہے جن کی عوام میں کوئی حیثیت نہیں۔ شروع شروع میں تو یہ احساس ہوا کہ شاید لوگ بھی اس لئے اپنا کاروبار بند کر دیتے ہیں کہ انہیں ہڑتال کی کال دینے والوں کی جانب سے دہشت گردی کا خدشہ ہوتا ہے لیکن حالیہ ہڑتال جو کاروباری طبقے کی جانب سے کی گئی تھی کے دوران محسوس ہوا کہ ہڑتال کی کامیابی میں خوف کا عنصر شامل نہیں۔ کیونکہ بڑے بڑے کارخانہ داروں سے لے کر محلے کے چھوٹے چھوٹے دوکانداروں نے بھی اپنا کاروبار بند کر رکھا تھا۔ حکومت مسلسل یہ پروپیگنڈا کر رہی تھی کہ ہڑتال کی پشت پر سیاسی مقاصد کارفرما ہیں۔ ایم۔ کیو۔ ایم' جماعت اسلامی اور مسلم لیگ کی جانب سے ہڑتال کی حمایت سے حکومت کی بات سچ محسوس ہو رہی تھی۔ لیکن ثابت ہوا کہ سیاسی پارٹیوں کا اس میں کوئی رول نہیں تھا ورنہ کیسے ممکن تھا کہ کراچی جیسے آفت زدہ شہر میں ہڑتال ہوا اور نہ کوئی توڑ پھوڑ ہو' نہ کوئی تشدد اور نہ ہی کوئی گھیراؤ جلاؤ۔ آج تک کسی بھی سیاسی جماعت کی جانب سے اتنی پرامن ہڑتال نہیں ہوئی۔

ایک جمہوری معاشرے میں ہڑتال اپنی بات منوانے کا ایک انتہائی موثر ذریعہ ہے لیکن جہاں حکومت کا رویہ جمہوری نہ ہو وہاں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ حکومت نے اس ہڑتال کو ناکام بنانے کے لئے Gun and Gold کی پالیسی اپنائی لیکن اس کے باوجود اسے کوئی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ ہڑتال کی کامیابی کے باوجود ذرائع ابلاغ سے لے کر وزیر و مشیر تک ایک ہی راگ الاپ رہے ہیں کہ ہڑتال ناکام ہو گئی ہے۔ ہاں بے شک ہڑتال ناکام ہو گئی لیکن ہڑتال کی کال دینے والوں کی وجہ سے نہیں بلکہ حکومتی سطح پر جمہوری رویئے کے فقدان کی بناء پر۔ اس حکومت کا حال تو یہ ہے کہ "سیاں بھئے کوتوال اب ڈر کا ہے کا"۔ امریکہ بہادر کی کھلی حمایت اسے حاصل ہے۔ شاہ ایران مرحوم کے بعد غالبا امریکہ کو علاقے میں ایک Police Woman مل گئی ہے۔ اب خواہ پاکستان رہے یا ختم ہو' کراچی چاہے عوامی جمہوریہ بنے یا فری پورٹ اس کی بلا سے۔ اس کا اقتدار سلامت رہنا چاہیئے۔ امریکہ جیسے مہذب ملک میں بھی "واٹر گیٹ" جیسے اسکینڈل سے حکومتیں ہل جاتی ہیں لیکن جمہوریت کے ان چیمپئنوں کے دور میں کچھ بھی ہو جائے' ان میں اتنی غیرت کہاں کہ مستعفی ہو جائیں۔ کہتے ہیں کہ "امور مملکت خویش خسرواں دانند"۔ سائیکل پر ڈبل سواری سالہا سال سے شہر کراچی میں اس لئے ممنوع ہے کہ دہشت گرد اس کے ذریعہ دہشت گردی کرتے ہیں۔ چند دہشت گردوں پر حکومت ہاتھ نہیں ڈال سکی لیکن لاکھوں شہریوں کو ڈبل سواری کے بنیادی حق سے محروم رکھ سکتی ہے۔ لیکن ہڑتال کو ناکام بنانے کے لئے ہڑتال والے دن ڈبل سواری کی اجازت بھی دے دی گئی یہ اور بات ہے کہ عوام نے اس سہولت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ شاید وہ یہ سمجھے ہوں کہ "ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں"۔ یہ اجازت زبانی تھی۔ گویا کہ کرپٹ انتظامیہ کو پیسے بٹورنے کا ایک اور موقع فراہم کیا گیا

تھا۔ دہشت گردی کے شکار شہری اس پر آمادہ نہیں ہوئے کہ وہ اس سہولت سے فائدہ اٹھا کر پولیس والوں کو ایک اور موقع فراہم کریں کہ وہ انہیں دہشت گرد قرار دے دیں۔ کہتے ہیں کہ اس ہڑتال سے حکومت اور تاجر طبقہ دونوں کو کروڑوں روپے کا نقصان ہوا لیکن یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔ اصل نقصان تو عوام کا ہوا ہے۔ حکومت اگر اپنا نقصان ٹیکس کے ذریعہ پورا کرے گی تو تاجر اپنی چیزوں کے ریٹ بڑھا کر' بھگتنا عوام کو ہی پڑے گا۔ اور عوام تو بے چارے کالانعام ہوتے ہیں۔ وہ یہ بھول گئے کہ صورتحال کو اس حد تک پہنچانے میں ان تاجروں اور صنعت کاروں کا بھرپور رول رہا ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جو اپنے ملازموں کے خون کا آخری قطرہ تک نچوڑنے میں مصروف ہیں۔ اگر یہ اپنے ملازمین کے ساتھ انصاف کرتے تو لوگوں میں احساس محرومی کاہے کو جنم لیتا۔ ان کا حال تو یہ ہے کہ کم سے کم اجرت پر زیادہ سے زیادہ کام لیتے ہیں۔ کیا آج کوئی تاجر یا صنعت کار نہایت ایمانداری سے یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اسلام کے اصولوں کو رکھئے ایک طرف' موجودہ بین الاقوامی قوانین کے تحت جو سہولتیں انہیں اپنے ملازمین کو فراہم کرنی چاہئیں کیا وہ فراہم کر رہے ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے اور واقعتا ایسا نہیں ہے تو انہیں کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ اہل کراچی کے غم میں دبلے ہوں۔ حقیقت میں انہیں اہل کراچی کا غم نہیں بلکہ خوف اس بات کا ہے کہ اگر حالات درست نہ ہوئے تو انہیں اپنی ساری دکانیں اس شہر سے بڑھانی پڑیں گی۔ کاش کہ وطن عزیز کے سیاست دان' تاجر' صنعت کار' علماء کرام' دانشور اور دوسرے اہل فکر و نظر اس "شہر بیمار" کا علاج اس کے "Symptoms" کی بنیاد پر کرنے کی کوشش نہ کریں بلکہ Case History کو بھی پڑھنے کی زحمت گوارا کریں تو انہیں پتہ چلے گا کہ صرف کراچی کی ہی نہیں پورے وطن کی بیماریوں کی وجہ صرف ایک ہے اور وہ معاشرے میں عدل و اجتماعی کا فقدان اور اس کے نتیجے میں ظلم' جبر اور استحصال کا فروغ ہے۔ معاشرے کو عدل اجتماعی صرف اسلام کا نظام ہی مہیا کر سکتا ہے۔ جس نظام کا خالق وہ ہے جو اپنی مخلوق کی ضروریات سے سب سے زیادہ واقف ہے۔ انسان کا بنایا ہوا کوئی قانون معاشرے کو عدل کی ضمانت فراہم نہیں کر سکتا۔

"چیچنیا کے مجاہدین سے خطاب"

پروفیسر اسرار احمد سہاوری

یقین رحمت پروردگار میں رکھنا
امیر خیر دل بیقرار رکھنا
عدو ہے سخت بظاہر ضعیف تم ہو مگر
کرم خدا کا بھی اپنی شمار میں رکھنا
لہو سے تم نے سنوارے ہیں اپنے کوہ و دمن
لہو کا رنگ ہر اک جوئبار میں رکھنا
عدو کے قافلے پیہم گزرتے رہتے ہیں
مزاحمت کو ہر اک رہگزار میں رکھنا
چمن تمہارے اجاڑے ہیں دشمن جاں نے
جگر کے خوں کی نمی لالہ زار میں رکھنا
تمہارے خون کے چھینٹوں نے کی ہے گلکاری
ہمارا خون بھی شامل بہار میں رکھنا
نظر نہ آؤ کسی طرح چشم دشمن کو
تمام جسم کو گرد و غبار میں رکھنا
چمن کھلا ہے تمہارا تمہاری خوشبو سے
مقام اپنا اسی لالہ زار میں رکھنا
عدو کے جبر سے ہجرت وطن سے خوب نہیں
نشان قدموں کے اپنے دیار میں رکھنا
دعائیں کرتا ہے اسرار دل سے ہر لمحہ
سکون تم بھی دل بے قرار میں رکھنا!!

سوال مضبوط جواب بودا

جنرل ریٹائرڈ محمد حسین انصاری

امریکہ کی خاتون اول اور ان کی صاجزادی کی طرف سے کئے گئے سوالات اور ان کے جوابات ہمارے لئے ایک لمحہ فکریہ ہیں

اسلام آباد سے شائع ہونے والے ایک اخبار کے مطابق سرکاری دورے پر آئی ہوئیں امریکہ کی خاتون اول اپنی صاجزادی کے ہمراہ ۲۶ مارچ کو فیصل مسجد دیکھنے گئیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے چیرمین جناب اقبال احمد خاں کیپٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی (ترقیاتی ادارہ اسلام آباد) کے چیرمین جناب شفیع شہوانی اور وزیر اعظم کی معتمد خصوصی بیگم شہناز وزیر علی بھی وہاں موجود تھے۔ مہمانوں نے اس عظیم الشان مسجد کے فن تعمیر و زیبائش کو بہت سراہا اور سوالات بھی کئے مگر اکثر سوالات دین اسلام کے بارے میں تھے۔ ہماری نظر میں تین چبھتے ہوئے (thormy) سوالات کئے گئے۔ آیئے ان سوالات اور دیئے گئے جوابات پر نظر ڈالیں کہ یہ واقعی من حیث القوم غور طلب ہیں۔ ایک سوال یہ تھا کہ پانچ وقت نماز ادا کرنے کے بعد کام کے لئے کتنا وقت بچتا ہے۔ شفیع شہوانی صاحب نے جواب دیا کہ خدا نے انسانوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے نا کہ جائیداد اور اثاثے بنانے کے لئے۔ معنوی اعتبار سے اس جواب پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہو گا بلکہ ایسا جواب دینے والے کے ذہن کا ماتم کرنا چاہئے کہ مسلمان ہو کر عبادت کا مفہوم نہ سمجھ پائے۔ اتنے اعلیٰ منصب دار کے منہ سے اتنا بودا جواب! کیا ان کی نظر سے قران کریم کی سورۂ جمعہ کی آیت ۱۰ نہیں گزری کہ پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ عبادت صرف نماز کا نام نہیں بلکہ بندگی کو کہتے ہیں کہ زندگی کا ہر کام اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے تابع سر انجام دیا جائے۔ نماز بندگی ہی کا ایک اہم عمل ہے۔ نماز کسی کو کام کرنے سے نہیں روکتی بلکہ زیادہ کام کرنے کا عادی بناتی ہے۔ پانچ نمازوں کے اوقات پر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ اس ٹائم ٹیبل (نظام الاوقات) میں محنت اور دل لگی کے ساتھ کام کرنے کی عملی ترغیب کی فلسفیانہ حکمت پنہاں ہے۔ فجر کی نماز جلد بیدار کرانے کا اہتمام کرتی ہے اور عشاء کی نماز دن بھر کی تکان کے بعد جلد سو جانے کی ترغیب دیتی ہے۔ خود سوال کرنے والوں کی تہذیب مدتوں سے کہتی چلی آئی ہے۔

Early to bed and early to rise makes a man healthy wealthy and wise

رہیں باقی تین نمازیں۔ دنیا کے ہر کونے میں بھرپور کام کاج کا وقت پہلے پہر کے چھ سات گھنٹے ہی ہوتے ہیں۔ اس دوران کوئی نماز نہیں۔ ہاں دوپہر کے کھانے کے وقفے (Lunch break) دوران جو کم از کم پون گھنٹے کا ہوتا ہے نماز ظہر ادا کرنا لازم ہے جس پر زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ صرف ہوتے ہیں۔ اگلے تین گھنٹے کے دوران پھر کوئی نماز نہیں۔ البتہ جوں ہی چائے کا وقفہ (tea break) ہوا نماز عصر کا وقت آ گیا جس پر پانچ سات منٹ صرف ہوتے ہیں۔ پھر ڈیڑھ گھنٹہ کام کے لئے دستیاب ہے۔ یہ ہے صبح سات بجے سے شام کے سات بجے یعنی بارہ گھنٹے کے کام کا پروگرام اور نماز کے اوقات۔ ساڑھے دس گھنٹے کام' دو وقفوں (کھانا اور چائے) کے دوران دو نمازیں اور دن بھر کے کام کے اختتام پر تیسری نماز۔ کوئی بتائے یہ نمازیں کس طرح کسی کے کام میں حائل ہوئیں کہ غیر مسلم کے سوال میں ایک مسلمان کو یہ جواب دینا پڑا کہ انسان کو جائیداد اور اثاثوں کے حصول کے لئے پیدا نہیں کیا گیا

لئے کوئی ترکیب نکالتے۔ پرائمری کلاس سے انگریزی کی تعلیم کو لازم قرار دینے والے اصحاب اقتدار اور کلام اقبال ہی سے قرآن سمجھنے اور سمجھانے والے ارباب علم و دانش اور chorus کے انداز میں ذکر بالجہر کے ذریعے باطن کی صفائی کا سبق دینے والے رہبران عظام مذکورہ سوال میں پنہاں طنز پر ضرور غور فرمائیں۔ جس قوم پر قرآن و سنت کی روشنی میں دوسری اقوام کو راہ راست دکھلانے کی ذمہ داری ہے اس کا اپنا حال یہ ہے۔ آخر یہ حقیقت سنجیدہ غور و فکر کی دعوت دیتی ہے کہ جب قرآن کی طباعت اتنی عام نہ تھی' جب دارالعلوم کثیر تعداد میں نہ تھے' جب سند یافتہ علماء کرام کی بہتات نہ تھی' جب مشائخ عظام کا سایہ اتنا وسیع نہ تھا' جب مساجد کی زیبائش و آرائش اتنی شاندار نہ تھی' جب لاؤڈ سپیکر کا فیض اس قدر عام نہ تھا مسلمان علم و عمل کے میدان میں خوش نام تھا جس

> **مساجد کی زیبائش و آسائش کی اس حد تک ضرورت ہی کیوں پیش آتی ہے کہ چوری کے ڈر سے تالا لگانا پڑے**

حالانکہ حلال ذرائع سے دولت کے حصول پر کوئی پابندی نہیں۔ اس کے علاوہ یہ انفرادیت تو صرف دین اسلام کی ہے کہ نماز ہر جگہ پڑھی جا سکتی ہے' مسجد ہو یا گھر' دکان ہو یا دفتر' ورکشاپ ہو یا سڑک کا کنارہ۔ غرضیکہ ہر اس جگہ سجدہ جائز ہے جو ظاہراً نجاست سے پاک ہو۔ مسجد قریب نہ ہو تو جہاں چاہو نماز پڑھ لو۔ دو مسلمان اکٹھے ہوں تو باجماعت نماز ادا ہو گی۔ اور پھر نماز ہی یکسوئی (meditation) کا باعث بنتی ہے جس کے حصول کے لئے دوسرے مذاہب اور مختلف تہذیبوں کے پیروکار مارے مارے پھرتے ہیں اور طرح طرح کی الٹی سیدھی حرکتیں کرتے رہتے ہیں۔

دوسرا سوال بھی تیکھا تھا کہ قرآن جب عربی میں ہے تو پاکستانی اسے کیسے سمجھ پاتے ہیں۔ جواب ملا کہ اردو ترجمہ کی مدد سے۔ بات تو واقعی یہی ہے اور یہ بھی بیس فیصد آبادی تک محدود کیونکہ ہماری شرح خواندگی ہی اتنی ہے۔ غالباً سوال کرنے والے پاکستانی قوم کو یہ باور کرانا چاہتے تھے کہ قرآن دراصل تمہارے لئے سائنس کی ایک کتاب جتنی حیثیت بھی نہیں رکھتا کہ سائنس پڑھنے اور سمجھنے کے لئے تم بچپن سے انگریزی پڑھانی شروع کر دیتے ہو اور اگر قرآن تمہارے لئے اہمیت رکھتا تو تم ضرور اسے سمجھنے کے

کا اعتراف غیر بھی کھلے بندوں کرتے مگر آج جبکہ مذکورہ تمام سہولتیں دستیاب ہیں مسلمان اپنی عزت کھو بیٹھا ہے۔ آخر کیوں۔ کہاں بھول ہوئی اور کس سے ہوئی؟ اللہ کے حضور اس بگاڑ کے لئے کون ذمہ دار ٹھہرے گا۔ اور کیا اب کوئی چارہ گر بھی ہے؟

تیسرا سوال کاش نہ کیا گیا ہوتا۔ اگرچہ مذکورہ رپورٹ میں سوال کا متن نقل نہیں ہوا۔ تاہم جواب ہی سے سوال بخوبی اخذ کیا جا سکتا ہے۔ جواب تھا کہ ہر نماز کے بعد مسجد کے ہال کمرے کو تالا لگا دیتے ہیں۔ ظاہر ہے سوال یہ کیا گیا ہو گا کہ تزئین و آرائش کے شاہکار ہال کمرے سے نادر اشیا کے چوری ہو جانے کا خدشہ تو نہیں۔ جواب حقیقت پر مبنی تھا کہ ہر نماز کے بعد ہال کمرے کو مقفل کر دیا جاتا ہے لیکن سوال کے نشتر کو سمجھنے کی ضرورت ہے یعنی کیا مسلمان خدا کے گھر سے بھی چوری کرتا ہے۔ یہ امر غور طلب ہے کہ مساجد کی زیبائش و آرائش کی اس حد تک ضرورت ہی کیوں پیش آتی ہے کہ چوری کے ڈر سے تالا لگانا پڑے۔ کیا ستھرے مگر سادہ ماحول میں پڑھی گئی نماز ناقص رہ جائے گی؟ سجایئے' خوب سجایئے مگر عجائب خانوں کو۔ اللہ کے گھر کو سادگی کے ساتھ صاف ستھرا اور پاک رکھئے تاکہ ہر نماز کے بعد اسے فوراً بند نہ کرنا پڑے۔ ہاں البتہ شرمندہ کرنے والی یہ تحریر مساجد سے ہٹا دیجئے کہ اپنے جوتوں کی خود حفاظت کریں۔

کراچی کی تنظیموں کا ماہانہ اجتماع

کراچی (۱۰ مارچ) رفقاء اور رفیقات پر مشتمل ماہانہ دعوتی اجتماع کا آغاز قرآن اکیڈمی کراچی میں ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کے درس قرآن سے ہوا۔ انہوں نے قرآنی آیات کی روشنی میں راہ حق کی مشکلات سے عہدہ برا ہونے کے لئے لائحہ عمل کو واضح کیا۔ دوسرے مقرر احمد عبدالوہاب تھے جنہوں نے حقوق و فرائض کے حوالے سے جامع اور موثر انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا زندگی بذات خود ایک امانت ہے' یہ زندگی اگر اللہ اور رسولؐ کے احکام کی پابند نہیں تو بغاوت ہے' امانت میں خیانت ہے۔ ہمارا دین بھی امانت کے تصور پر مبنی ہے جس میں انسان اپنی مرضی داخل نہیں کر سکتا۔ اس بار امانت کو انسان کے سپرد کیا گیا جسے ادا کر کے وہ خلافت ارضی کا حق ادا کرنے کے قابل ہو سکتا ہے۔

ناظم حلقہ سید نسیم الدین نے رفقاء کو نظم کی پابندی کی جانب متوجہ کرتے ہوئے یاد دلایا کہ ہمیں انقلابی جدوجہد کے مراحل سر کرنے کے لئے نظم کے خوگر افراد چاہئیں۔ رپورٹوں کی بروقت ترسیل' اعانت کی ادائیگی اور پابندی اور ذمہ داری سے اجتماعات میں شریک ہونا ضروری ہے۔ اگر ان چیزوں میں بھی نظم کی پابندی کا اظہار نہ ہو تو پھر انقلابی جماعت کے کارکنوں والا کردار کیسے وجود میں آ سکے گا۔ حسب پروگرام ڈاکٹر عبدالسمیع نے خطبہ جمعہ دیا۔

نظام پورہ میں دعوتی اجتماع

گوجرانوالہ (نامہ نگار) تنظیم اسلامی (نندی پور) نظام پور کے زیر اہتمام مقامی جامع مسجد میں ایک دعوتی اجتماع منعقد ہوا جس میں نقیب اسرہ ڈسکہ محمد سلمان نذیر احمد نائب ناظم حلقہ مرزا ندیم بیگ نے شرکت کی۔ دعوتی اجتماع میں مقامی لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

اسرہ سرگودھا کی دعوتی سرگرمیاں

ناظم حلقہ غربی پنجاب محمد رشید عمر نے مجلس احرار پاکستان کے رہنما سید عطاء المہیمن سے ملاقات کی۔ ملاقات میں موصوف سے تنظیم اسلامی کی دعوت کے ضمن میں گفتگو ہوئی۔ انہوں نے ربوہ میں منعقد ہونے والی دو روزہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی جسے قبول کر لیا گیا۔ رفقاء کے باہمی مشورے سے اس کانفرنس میں شرکت کے لئے ایک روزہ پروگرام ترتیب دیا گیا۔ ۷ امارچ کی صبح کو ۹ رفقاء پر مشتمل دعوتی قافلہ مسجد احرار ربوہ پہنچا۔

تحریک ختم نبوت کے قائد سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ انہوں نے کمال شفقت سے تنظیم اسلامی کی کتابوں کے لئے مکتبہ لگانے کی اجازت دے دی۔ مزید یہ کہ ختم نبوت کانفرنس میں ہمارے ایک ساتھی حاجی اللہ بخش کو خطاب کرنے کا موقع بھی عنایت کیا۔ "رجوع الی القرآن اور کرنے کا اصل کام" کے عنوان سے انتہائی موثر انداز میں تقریر کی گئی جسے سامعین نے بے حد پسند کیا۔ کانفرنس سے مولانا خان محمد' سید عطاء المحسن بخاری' سید عطاء المہیمن بخاری نے بھی خطاب فرمایا۔ امت مسلمہ کی زبوں حالی خصوصاً پاکستان کے مسلمانوں کی حالت زار کی نقشہ کشی کی گئی۔ تقاریر میں الیکشن کی موجودہ الوقت گندی سیاست سے بیزاری اور انقلاب محمدیؐ کے لئے جذبات کو ابھارا گیا۔ قادیانیوں کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے مسلمانوں سے متحد ہونے کی اپیل کی گئی۔ ہم صاجزادگان عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ اور مجلس احرار کے دیگر ذمہ دار حضرات کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس تعاون پر اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

☆ ☆ ☆

تنظیم اسلامی فیصل آباد کے دفتر سے ملحق تنظیم الاخوان کے دفتر کا افتتاح ہوا۔ اس موقع پر بہت سے احباب تنظیم اسلامی کے دفتر میں تشریف لائے' تنظیم اسلامی کے فکر اور طریق کار کے حوالے سے احباب کی طرف سے سوالات کئے گئے رفیق محترم اللہ بخش اور عبدالسمیع نے ان سوالوں کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ سوال کرنے والوں میں امیر جماعت اسلامی سرگودھا و چیرمین دار ارقم سکول جناب پروفیسر محمد عرفان' ڈائریکٹر دار ارقم سکول و مدیر رسالہ ارقم جناب محمد تاثیر شامل تھے۔ باہمی تعارف اور دین کے حوالے سے تفصیلی گفتگو ہوئی۔

☆ ☆ ☆

بعد نماز مغرب غنی پارک میں واقع جامع مسجد میں نماز مغرب کے بعد رفیق محترم اللہ بخش نے سورہ والعصر کے حوالے سے درس قرآن مجید دیا۔ مشورے کے بعد اسی مسجد میں ہر جمعرات کو بعد نماز عشاء ہفتہ وار درس قرآن مجید کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ سرور علی صاحب ہفتہ وار درس دیں گے۔

☆ ☆ ☆

فیصل آباد (نامہ نگار) ۱۳ مارچ۔ تنظیم الاخوان کے امیر مولانا اکرم اعوان کے سرگودھا میں جلسہ عام سے خطاب کے موقع پر شرکائے جلسہ کے لئے تنظیم اسلامی کی کتب پر مشتمل مکتبہ لگایا گیا۔ اس مہم کے نتیجے میں ۳۵۰ روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔

مرتب : چودھری محمد ریاض

ناظم حلقہ سندھ و بلوچستان نے کوئٹہ کا دورہ کیا

کوئٹہ (نامہ نگار) ۱۷ مارچ۔ ناظم حلقہ سندھ و بلوچستان سید نسیم الدین دو رفقاء کے ہمراہ کوئٹہ کے دورے پر آئے۔ تنظیم اسلامی کوئٹہ نے پہلے سے طے کردہ پروگرام کے مطابق ۱۷' ۱۸ مارچ کو دو روزہ پروگرام ترتیب دے رکھا تھا۔ یونیورسٹی لاء کالج سے ملحقہ مسجد میں پروگرام کا آغاز ہوا۔ مشورے اور ہدایات کے بعد رفقاء سنڈک پروجیکٹ کے دفتر کی مسجد میں پہنچ گئے۔ مسجد ہذا میں ہر جمعہ کو منتخب نصاب پر مشتمل ہفتہ وار درس قرآن مجید ہوتا ہے مدرس کے فرائض قاری شاہد اسلام بٹ نے ادا کئے۔ درس قران کے بعد رفقاء واپس دو روزہ کے لئے منتخب کردہ مسجد میں واپس آ گئے۔ نماز جمعہ سے قبل خطاب جمعہ کی ذمہ داری بھی قاری شاہد اسلام بٹ نے ادا کی۔ انہوں نے قرآن مجید کے حقوق کے عنوان سے خطاب کیا گیا۔ بعد نماز عصر درس حدیث کا پروگرام ہوا۔ بعد ازاں ناظم حلقہ جناب نسیم الدین نے "عبادات کا ہدف اور اس کے حصول کا ذریعہ" کے موضوع پر گفتگو کی۔ اس خطاب میں فرائض دینی کا جامع تصور' منہج انقلاب نبوی' دین و مذہب کا فرق' تنظیم اسلامی کا طریق کار' تشکیل جماعت کے مروجہ طریقے' تنظیم اسلامی کی اساسی دعوت رفقاء کے بنیادی فرائض کی وضاحت کی گئی۔ بعد نماز عشاء ناظم حلقہ کی احباب سے خصوصی ملاقاتیں کرائی گئیں۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات ۱۱-۳۰ بجے تک جاری رہا۔

پروگرام کے دوسرے روز رفقاء ۴-۳۰ بجے بیدار ہو کر انفرادی عبادت میں مشغول ہو گئے۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد درس حدیث کا پروگرام ہوا بعد ازاں قاری شاہد اسلام بٹ نے رفقاء سے قرآن مجید کی آخری سورتیں سنی اور ان کی تجوید و قرات کے حوالے سے تصحیح فرمائی۔ اس کے بعد ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کی آڈیو کیسٹ بعنوان "نظم جماعت کی پابندی" سنی گئی۔ کیسٹ کی سماعت کے بعد معروضی سوالات تیار کئے گئے تاکہ رفقاء اس سے استفادہ کر کے نظم جماعت کی پابندی کو بخوبی یاد رکھ سکیں۔ امیر محترم کی کتاب "نبی اکرم سے تعلق کی بنیادیں" پر مذاکرہ ہوا۔ ناظم حلقہ نے دو روزہ پروگرام میں اپنے اختتامی کلمات میں رفقاء کے جذبے اور کوششوں کو سراہا۔ انہوں نے رفقاء سے رپورٹ کی بروقت ترسیل' اجتماعات میں پابندی سے شرکت اور اعانت کی ادائیگی کے حوالے سے گفتگو کی۔ دو روزہ پروگرام کے حوالے سے ناظم حلقہ نے رفقاء کو ہدایات بھی دیں

موجودہ استحصالی نظام میں محنت کشوں کے بچے بھوک اور دوا سے محروم مرجاتے ہیں جبکہ دوسری طرف امراء اور وڈیروں کے کتوں کو بھی وہ سہولیات میسر ہیں جن کا غریب آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ظلم اور استحصال کے اس نظام کے خاتمے کے لئے تمام انبیاء کو دنیا میں بھیجا گیا تھا

> **اور وہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے اور وہ ایسا ذکر ہے جو سراسر حکمت ہے اور وہ سیدھی راہ ہے۔**

پتہ:

تحریکِ خلافت پاکستان کا نقیب

ہفت روزہ

ندائے خلافت لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر---- 9184
شمارہ ——— 16
جلد ——— 4
مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور
مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

مدیر: اقتدار احمد
نائب مدیر: نعیم اختر عدنان
ترتیب و تزئین: غازی محمد وقاص
رابطہ آفس: A-67 گڑھی شاہو لاہور
فون: 6305110 - 6316638

مجلس مشاورت کے اراکین نے مدیر ندائے خلافت کی عیادت کی

لاہور (نامہ نگار) ۵۔ اپریل۔ ناظم حلقہ سرحد میجر فتح محمد کی قیادت میں تنظیم اسلامی کی مجلس مشاورت کے اراکین نے مدیر ندائے خلافت محترم اقتدار احمد کی عیادت کی۔ عیادت کرنے والوں میں نجیب صدیقی' محترم عبد الرزاق' مرزا ندیم بیگ' نعیم اختر عدنان' وارث خان' شمس الحق اعوان' سید نسیم الدین' غلام مرتضیٰ اعوان' محمد رشید عمر اور دیگر ساتھی بھی شریک تھے۔

حلقہ جنوبی پنجاب کی دعوتی سرگرمیاں

وہاڑی میں دو روزہ دعوتی پروگرام

وہاڑی (نامہ نگار) ۲۳ اور ۲۴ مارچ ۹۵ء کو وہاڑی میں دو روزہ دعوتی پروگرام ہوا۔ دو روزہ پروگرام میں ملتان سے رفقاء کی کثیر تعداد شرکت کے لئے وہاڑی پہنچی۔ بورے والا' صادق آباد' خانیوال سمیت مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے رفقاء نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی۔ ناظم حلقہ جناب مختار حسین فاروقی نے سورۂ کہف کے درس سے پروگرام کا آغاز کیا جسے دو نشستوں میں نماز ظہر تک مکمل کیا گیا۔ نماز ظہر اور کھانے سے فراغت کے بعد رفقاء کے چھ مختلف گروپوں نے وہاڑی شہر میں ہینڈ بل تقسیم کیا جس میں "ترجمہ القرآن" اور عربی کلاس کے بارے میں اطلاعات درج تھیں۔ نماز عصر کے بعد سیرت صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا مطالعہ کیا گیا۔ نبی اکرمؐ کے تربیت یافتہ مومنین صداقین کے زندگی کے پہلوؤں کو پڑھ کر ایمان کو جلا ملی اور دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش ہم بھی حضورؐ کے مشن میں ان کے ساتھی بن کر نبوت و رسالت کی صداقت کی گواہی انسانیت تک پہنچا سکیں۔ نماز مغرب کے بعد تنظیم اسلامی ملتان کے امیر ڈاکٹر طاہر خاکوانی نے فرائض دینی کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس پروگرام سے ۸۰ افراد نے استفادہ کیا۔ نماز عشاء اور کھانے سے فراغت کے بعد درس قرآن کے ذریعے مختلف رفقاء نے اظہار خیال کیا۔

دوسرے روز پروگرام کا آغاز نماز تہجد کی ادائیگی سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کی نشست ہوئی جسے ڈاکٹر منظور حسین نے سرانجام دیا۔ نماز جمعہ سے قبل مختار حسین فاروقی نے خطاب کرتے ہوئے مقصد بعثت اور موجودہ حالات میں مسلمانان پاکستان کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ مسجد میں تنظیم کی دعوت سے مزین بینر آویزاں کیے گئے تھے۔ نماز عصر کے بعد جناب عطاء اللہ نے تنظیم اسلامی اور دوسری جماعتوں کے درمیان تقابل و موازنہ کیا۔

مرکزی مجلس مشاورت کے اجلاس کی صدارت امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے کی

لاہور (نامہ نگار) ۵ اپریل ۔ قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن لاہور میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی زیر صدارت دو روزہ اجلاس مشاورت منعقد ہوا۔ مشاورت کے اجلاس میں پہلے سے طے شدہ ایجنڈے کے علاوہ تنظیمی و ملکی حالات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملتزم رفقاء کے خصوصی مشاورتی اجتماع کے حوالے سے نظام العمل میں پیش کی گئی ترامیم کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ مشاورت کے اجلاس میں ناظمین حلقہ جات' ناظمین شعبہ جات اور پاکستان و بیرون پاکستان سے تعلق رکھنے والے شوریٰ کے دوسرے اراکین نے شرکت کی۔

ہم کو پہرے داروں سے ڈر لگتا ہے

دشمن کیا اب یاروں سے ڈر لگتا ہے
ساون کی بوچھاڑوں سے ڈر لگتا ہے
ہر سرخی اب خون سے لکھی گئی ہے
لوگوں کو اخباروں سے ڈر لگتا ہے
ہم لوگوں کے آنگن بھی محفوظ نہیں
ہم کو پہرے داروں سے ڈر لگتا ہے
جن کے پیروں میں زنجیریں ہوں ان کو
پائل کی جھنکاروں سے ڈر لگتا ہے
اپنا حق کیا چھینیں گے وہ لوگ جنہیں
زندان کی دیواروں سے ڈر لگتا ہے

(بشکریہ روزنامہ جنگ)

یوم قرارداد پاکستان اور تنظیم اسلامی کراچی کا مظاہرہ

مرتب : نجیب صدیقی

کراچی (نامہ نگار) ۲۳ مارچ کے دن جب حکومت کے ذمہ دار قوم کے نام اپنے پیغام بھجواتے ہیں' انہیں پڑھ کر قول و عمل کا تضاد کھل کر سامنے آ جاتا ہے' یہ پیغامات زیب داستان کے لئے ہی تو ہوتے ہیں' ایک خانہ پری ہوتی ہے جو حکمران مختلف مواقع پر کرتے رہتے ہیں۔ ان پیغامات میں جن عزائم کا اظہار کیا جاتا ہے وہ سوائے دھوکے کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ یہ طرز عمل اللہ تعالیٰ کے ساتھ کھلی بدعہدی کا منہ بولتا ثبوت بھی ہے اور خود فریبی کا اظہار بھی۔ پاکستان میں "جھوٹ" کی یہ کاشت مسلسل ۴۵ برس سے ہو رہی ہے جس کے برگ و بار زندگی کے ہر شعبے میں اپنا رنگ دکھا رہے ہیں۔ "اعتماد" نام کی شے ناپید ہو گئی ہے اور ہیرا پھیری کا نام سیاست رکھ دیا گیا ہے' حکمران طبقے نے سیدھی اور سچی بات نہ کرنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ ۲۳ مارچ کا دن آتا ہے اور گزر جاتا ہے' فوجی پریڈ ہوتی ہے' رنگا رنگ پروگرام منعقد ہوتے ہیں' دھواں دار تقریریں کی جاتی ہیں' سرکاری مال سے لنچ اور ڈنر اڑائے جاتے ہیں۔ راہبران قوم کا خیال ہے کہ اسی طرح اس دن کا حق ادا ہوتا ہے۔

تنظیم اسلامی حلقہ سندھ و بلوچستان نے ۲۳ مارچ کی اہمیت کے پیش نظر ایک مظاہرے کا پروگرام ترتیب دیا۔ اس پروگرام کا مقصد قیام پاکستان کے مقصد کو اجاگر کرنا تھا پاکستان کی قامت پر اسی دن اسلامی جمہوریہ کا پیراہن سجایا گیا تھا۔ یہ دوسری بات ہے کہ اسے نہ اسلامی تشخص مل سکا اور نہ جمہوری کردار نصیب ہوا۔ پاکستان کے ہر حکمران نے اس کے پیراہن کو تار تار کیا۔

مظاہرے میں شریک تنظیم اسلامی کے رفقاء لوگوں سے کہہ رہے تھے کہ یہ ملک چند حکمرانوں کا نہیں بلکہ ہم سب کا ہے۔ یہ ملک اللہ کی حکمرانی کے قیام اور کلمہ توحید کی سربلندی کے لئے معرض وجود میں آیا تھا مگر ہم سب اس مشن کی تکمیل سے غافل ہو گئے۔ ہم نے ایک اللہ کو چھوڑ کر سینکڑوں معبود بنا لئے ہیں' کہیں وطن معبود ہے کہیں زبان الہ کے درجے پر براجمان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارا اجتماعی نام مسلمان رکھا تھا مگر ہم نے اپنی پہچان بدل کر اسے صوبائی' لسانی حوالوں میں گم کر دیا ہے۔

☆ ۲۳ مارچ کا دن ہم سے سوال کرتا ہے کہ آزادی کی جنگ جیتنے والی قوم آج آپس میں برسرپیکار کیوں ہے؟۔

☆ دنیا والے سوال کرتے ہیں کیا یہ ملک آپس کے کشت و خون کے لئے بنایا تھا؟

☆ سوچئے پاکستان میں نفاذ اسلام کے لئے ہم نے کیا کیا؟

☆ حصول پاکستان کی جنگ ہم نے یکجہتی سے جیتی مگر آج ہم متفرق ہو کر اسے برباد کرنے پر تل گئے ہیں۔

تنظیم اسلامی کے رفقاء شاہین کمپلیکس کے اطراف و جوانب میں بینرز اور ٹی بورڈز اٹھائے خاموشی اور وقار سے کھڑے لوگوں کو دعوت فکر دے رہے تھے۔ یہ خاموشی نعروں کے شور و غل سے زیادہ موثر دکھائی دے رہی تھی۔ رفقاء احباب میں ہینڈ بل کی تقسیم بھی کر رہے تھے جس کا عنوان تھا "۲۳ مارچ ہم میں سے ہر شخص سے سوال کرتا ہے" ایک سوزوکی وین پر نصب لاؤڈ سپیکر کے ذریعے توبہ کی منادی کی گئی پولیس کی نفری اپنے موبائل میں "اداس" بیٹھی تھی' کہ یہ بھی کوئی مظاہرہ ہوا نہ توڑ نہ پھوڑ' نہ جلاؤ نہ گھیراؤ۔ یہ مظاہرہ نماز عصر سے نماز مغرب تک جاری رہا۔ مظاہرے کے اختتام پر ناظم حلقہ جناب نسیم الدین نے کہا راہ حق کے ساتھیو! میں آپ کے جذبے کو سلام کرتا ہوں' رفقاء کی حوصلہ افزائی اور مظاہرے کے مقاصد پر مختصراً روشنی ڈالنے کے بعد اس مظاہرے کے اختتام کا اعلان ہوا۔

بقیہ : خطبہ جمعہ

ہے جو اجتماعی قوت کو منظم کر کے ہی ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ باطل نظام کے زیر سایہ تقویٰ اور نیکی کے تصورات حسین فریب سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ انہوں نے کہا امریکہ کا نیو ورلڈ آرڈر درحقیقت یہودیوں کا سازشی نظام ہے جس کے ذریعے وہ پوری دنیا کو اپنے مالیاتی شکنجے میں جکڑنا چاہتے ہیں۔ پاکستان کے بعد ایران نیو ورلڈ آرڈر کا دوسرا ٹارگٹ ہے جس پر مغربی دنیا بنیاد پرستی کی تحریکوں کی مدد کا الزام لگا رہی ہے۔ اسی بنیاد پرستی کے خلاف وزیر اعظم بے نظیر بھٹو امریکہ سے مدد کے نام پر بھیک مانگ رہی ہے۔

امیر تنظیم اسلامی نے تحریک جعفریہ کے قائد ساجد نقوی سے ہونے والی ملاقات کے حوالے سے بتایا کہ اس ملاقات میں انہوں نے عالمی صورت حال کے تناظر میں شیعہ سنی مفاہمت کی اہمیت و ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے ساجد نقوی سے یہ بھی کہا کہ اہل تشیع ایران میں اختیار کردہ طریق کار کو پاکستان میں قبول کرنے کا اعلان کر دیں تو نا صرف مفاہمت کی راہ نکل آئے گی بلکہ اس سے نفاذ اسلام کا مرحلہ بھی آسان ہو جائے گا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ کسی ملک میں فوجداری اور دیوانی قوانین مختلف لوگوں کے لئے الگ الگ نہیں ہوتے بلکہ یکساں نوعیت کے حامل ہوتے ہیں۔

ڈسکہ میں درس قرآنی کا آغاز

ڈسکہ (نامہ نگار) تنظیم اسلامی ڈسکہ کے زیر اہتمام ہر جمعرات کو بعد نماز مغرب صوبیدار بازار کے ایک شاپنگ پلازہ میں ہفتہ وار دعوتی اجتماع منعقد ہوتا ہے جس میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کا درس قرآن بذریعہ ویڈیو کیسٹ دکھایا جاتا ہے۔

توسیعی مشاورت میں اظہار خیال

لاہور (نامہ نگار) ۳۱ مارچ ۔ تنظیم اسلامی پاکستان کے نظام العمل کی رو سے تنظیم اسلامی کے جملہ رفقاء کو امیر تنظیم کی ذات اور تنظیم کی پالیسی کے حوالے سے اظہار خیال کا بھرپور موقع فراہم کیا جاتا ہے جسے توسیعی مشاورت کا نام دیا جاتا ہے۔ تنظیم اسلامی کے مرکزی دفتر علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور میں ۳۱ مارچ بعد نماز عصر سے نماز عشاء تک پروگرام جاری رہا جس میں ۹ رفقاء نے اظہار خیال کیا۔ دوسرے روز یکم اپریل کو بعد نماز عصر توسیعی مشاورت کا اجلاس ہوا جس میں ٦ رفقائے تنظیم نے اظہار خیال کیا۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے توسیعی مشاورت کے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ اس پروگرام میں پچاس سے زائد رفقاء نے شرکت کی۔

خصوصی مشاورتی اجتماع

لاہور (نامہ نگار) ۲ اپریل ۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی خصوصی ہدایت پر تنظیم اسلامی کے ملتزم رفقاء کا خصوصی مشاورتی اجتماع قرآن آڈیٹوریم لاہور میں منعقد ہوا۔ جس میں تین سو سے زائد رفقاء شریک ہوئے تین روزہ خصوصی مشاورتی اجتماع میں تنظیم اسلامی کے اختیار کردہ طریق بیعت' امیر محترم کے بعد تنظیم اسلامی کی امارت کے لئے جانشین کے تقرر کا طریق کار' نائب امیر کی تقرری' نظام العمل میں رد و بدل اور امیر تنظیم کے دورۂ امریکہ کے بارے میں تنظیمی پالیسی طے کرنے کے لئے رفقاء سے تحریری طور پر تجاویز اور مشورے لئے گئے۔ اس پروگرام میں پاکستان کے علاوہ امریکہ اور ابو ظہبی سے رفقاء کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

پھالیہ میں دعوتی اجتماع

پھالیہ (نامہ نگار) تنظیم اسلامی پھالیہ کے زیر اہتمام گزشتہ دنوں ایک دعوتی اجتماع جامع مسجد مہاجراں میں منعقد ہوا۔ دعوتی اجتماع سے نائب ناظم حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن مرزا ندیم بیگ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امت مت کے مسائل کا حل قرآنی دعوت کو رہنما بنانے میں ہے۔ قرآن کی دعوت آفاقی دعوت ہے جس کو چہار دانگ عالم میں پھیلانا اب امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے جس سے فی الحال امت مسلمہ پہلوتہی برتے ہوئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ امت کے انتشار و افتراق کا نتیجہ بھی حبل اللہ یعنی قرآن پاک کو چھوڑ دینا ہے۔ دعوتی اجتماع میں مقامی لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

سیالکوٹ میں تربیتی نشست

سیالکوٹ (نامہ نگار) تنظیم اسلامی اسرہ سیالکوٹ کے زیر اہتمام گزشتہ دنوں دو تربیتی نشستیں رفیق تنظیم کمانڈر (ر) محمد طفیل کی رہائش گاہ پر منعقد ہوئیں۔ جن میں نائب ناظم حلقہ مرزا ندیم بیگ نے منہج انقلاب نبوی اور فرائض دینی کے جامع تصور کے موضوع پر لیکچرز دیئے ان تربیتی نشستوں میں مقامی تنظیم کے تمام رفقاء نے شرکت کی۔